سوال

(391)ایک وقت میں دو بیع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دربارہ خرید وفروخت یعنی ایک وقت میں دو بیع کرنا نقد پر یشی کے ساتھ اور ادھار پر کسی کے ساتھ دینا اس طرح کی خرید وفروخت درست ہے یا نہیں اس کے جواب میں آپ کے ہاں سے فتویٰ آیا ۔ کہ نقد پر کم قیمت لینا ۔ اور ادھار پر زیادہ قیمت لینا درست ہے ۔ یہ مسئلہ ترمذی اور نیل الاوطار میں ملتا ہے ۔ اور اسی طرح کا فتویٰ اخبار اہلحدیث قبل رمضان 1333 ہجری میں دیکھا گیا ۔ مگر اس کے ثبوت میں کچھ شک پڑتا ہے ۔ کیونکہ ترمذی میں کوئی دلیل کافی نہ پائی گئی اور نیل الاوطار یہاں موجود نہیں ۔ مگر برعکس اس کے ملتا ہے ۔ یعنی تلخیص الصحاح باب لبیوع جلد اول ص 143 مترجم مطبوعہ مطبع صدیقی لاہو کہ ایک وقت میں دو بیع کرنا درست نہیں ہے ۔ اور کیونکہ ادھار پر زیادہ قیمت لینا ربا ہوگا ۔ اس واسطے مکرر عرض ہے ۔ کہ اس مسئلہ میں موافق قرآن وحدیث کے جواب ملنا چاہیے کسی کی رائے اور اجتہاد کی ضرورت نہیں ہے ۔ (عبد الحمید اہلحدیث از دھورہ ٹانڈہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع فرمایا ہے ۔ اس حدیث کی تشریح میں اقوال مختلف ہیں ۔ جس صاحب کو جو قول پسند ہوتا ہے ۔ اس پر وہ نتائج مرتب کر دیتا ہے ۔ نیل الاوطار میں ایک قول یوں بھی مرقوم ہے ۔ کہ اگر کوئی یہ کہے کہ نقد پر سو روپیہ اور ادھار پر دو سو روپیہ لوں گا خریدار کہے میں نے نقد کی صورت میں یا ادھار کی صورت میں منظور کی تو جائز ہے ۔ (جلد 5 ص 12) ترمذی میں بھی مرقوم ہے کہ صورت مرقومہ میں خریدار جب ایک صورت کو اختیار کر لے تو جائز ہے ۔ (باب النھی عن بیعتین فی بیعتہ) غرض صورت مرقومہ کے منع پر کوئی آیت یا حدیث صاف دلالت نہیں کرتی اس لئے جائز معلوم ہوتا ہے ۔ (اہلحدیث 25 فروری 1916ء)

تشریح

وقد فسر بعض اہل العلم قالوا بیعتین فی بیعتہ ان یقول ابیعک ہذا الثوب بنقد بعشرۃ وبنسیۃ بعشرین ولا یفادقہ علی احد البیعین

یعنی بعض اہل علم نے حدیث

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیعتین فی بیعتہ

کی تفسیریوں کی ہے۔ کہ مثلاایک شخص کہے کہ یہ کپڑامیں نے تمہارے ہاتھوں نقد دس روپے پر اور ادھاربیس روپے پر فروخت کیا اور بائع اور مشتری جدائی سے پہلے کسی ایک بیع کا فیصلہ نہ کرسکیں۔ یہ بیع اکثر اہل علم کے نزدیک فاسد ہے۔

فازافارقہ علی احدہما فلا باس ازا کانت العقدۃ علی واحد منہما

یعنی اگر جدائی سے پہلے ایک بیع کا فیصلہ ہوگیا تو کوئی حرج نہیں۔ جبکہ بیع ایک صورت پر منعقد ہوچکی نقد پر متعین ہویا ادھار پر مزید تفصیلات کے لئے دیکھو تحفہ لاحوذی جلد2ص336 (مولف)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد2ص364

محدث فتویٰ